رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان ٭

نمبر ۱۸ | مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۲۲ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۱۱ محرم الحرام ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا درس القرآن

(ماہ اگست ۱۹۲۲ء میں)

اب کے اگست ۱۹۲۲ء کا مہینہ جن انوار اور برکات کا موجب ہوا ہے۔ ان کا صحیح طور پر اندازہ وہی اصحاب کر سکتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے حرم محترم میں یہ ایام گذارنے کی توفیق بخشی۔ صبح کی نماز سے لیکر مغرب کی اذان تک روزانہ ایک بڑی جماعت قرآن کریم کی تعلیم میں مصروف رہتی۔ پہلے کچھ دن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ظہر سے لیکر مغرب تک درس دیتے رہے۔ لیکن پھر اس خیال سے کہ زیادہ وقت اس مقدس کام میں لگایا جا سکے صبح ساڑھے چھ ساڑھے سات بجے سے ساڑھے گیارہ بارہ بجے تک کا وقت درس کے لئے کر دیا گیا۔ اور پھر آخری ایام میں تو دو وقت درس ہوتا رہا۔ پہلے نہایت تفصیل اور بسط سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے درس شروع فرمایا تھا۔ لیکن پھر اس خیال سے کہ اس طرح بہت تھوڑے حصہ کا درس ہو سکیگا۔ حضور نے اختصار فرما دیا۔ لیکن پھر بھی بیان اسقدر واضح ہوتا کہ مشکل سے مشکل مقامات بھی سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جاتے گرمی کے ایسے تکلیف دہ اور سخت موسم میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود صحت کی کمزوری کے جس قدر محنت اور مشقت برداشت فرمائی ہے اُسے دیکھتے ہوئے ہماری تو عقلیں حیران ہیں۔ اکتیس دن متواتر آٹھ نو گھنٹے روزانہ تین چار سو کے مجمع میں اتنی بلند آواز سے درس دینا کہ ہر ایک بخوبی سُن سکے۔ کوئی معمولی بات نہیں خدا تعالیٰ کا خاص ہی فضل تھا۔ جو حضور کے شامل حال رہا۔ اور جس کے مشاہدہ کا موقع ان سب اصحاب کو حاصل ہوا۔ جنہوں نے درس میں شمولیت اختیار کی۔ درس سننے والے سننے کے بعد چور چور ہو کر اُٹھتے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ روزانہ وقت کے ختم ہو جانے یا دوستوں کی خاطر کہ انہیں زیادہ بیٹھنے میں تکلیف نہ ہو۔ درس ختم کرتے تھے اور کوئی ایک موقع بھی ایسا نہیں آیا کہ حضور نے اپنی تھکاوٹ اور تکان کی وجہ سے درس دینا ختم کیا ہو۔ صبح کے وقت ساڑھے نو بجے ہاف گھنٹہ کی چھٹی دی جاتی تھی تاکہ احباب چل پھر لیں اور کچھ کھا پی لیں۔ اس وقفہ میں حضرت خلیفۃ المسیح بعض دفعہ تو مسجد میں ہی بیٹھے رہتے۔ اور کبھی گھر بھی تشریف لیجاتے۔ لیکن مقررہ وقت پر واپس تشریف لے آتے۔

دو دفعہ حضور نے درس کے متعلق احباب سے مشورہ بھی لیا۔ ایک تو اس بات پر کہ درس ظہر سے مغرب تک رکھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا صبح ساڑھے چھ سے ۱۱ تک - اس کے لئے حضور نے زبانی رائیں طلب فرمائیں - اور مستورات کو بھی رائے دینے کا ارشاد فرمایا - اور بیرونی اصحاب کو خاص طور پر رائے کے اظہار کا موقع دیا - آخر کثرت رائے پر حضور نے صبح کے وقت کا فیصلہ فرمایا -

دوسرا مشورہ حضور نے اس امر کے متعلق لیا کہ درس مفصل ہو - اور اگست میں جتنا ہو سکے - اتنا ہی دیا جائے یا مختصر کر کے پندرہ پارے ختم کر دیئے جائیں - اس بارے میں تحریری رائیں لی گئیں - اور اس امر کا فیصلہ فرماتے ہوئے بھی بیرونی احباب کا خاص خیال رکھا -

درس القرآن کی مجلس یوں بھی بہت مبارک تھی - مگر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا علماء سلسلہ کے حلقہ میں رونق افروز ہونا - اور ان کا حضور سے فیوض حاصل کرنا نہایت ہی ایمان افزا نظارہ تھا - سلسلہ کے سارے وہ علماء جو مرکز میں موجود ہیں - باقاعدہ درس میں شامل ہوتے - اور درس کے نوٹ قلمبند کرتے تھے - دوران درس میں ہر ایک شخص کو سوال کرنے کی عموماً اور علماء کو خصوصاً اجازت تھی - چنانچہ سوالات ہوتے تھے - اور جو بات کسی کی سمجھ میں نہ آتی - دریافت کرنے پر حضور دوبارہ بلکہ سہ بارہ بھی سمجھاتے - علماء کے علمی سوالات کو حضور نہایت وضاحت سے حل فرماتے -

ان ایام میں قریباً روزانہ "مسجلین" کا تحریری امتحان ہوتا رہا - پہلے دن جو درس دیا جاتا - دوسرے دن اس کے متعلق امتحانی سوالات حل کرائے جاتے - امتحان کے لئے دو فریق بنائے گئے تھے - ایک ان اصحاب کا جو پہلے سے عربی کی کافی مہارت رکھتے تھے - اور دوسرے جو کم - دونوں فریقوں کے سوالات ان کی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے علیحدہ علیحدہ لکھائے جاتے - اور ممتحن صاحبان انہیں نمبر دیتے جو دوسرے دن سنائے جاتے - تمام امتحانوں کے نمبروں کے لحاظ سے سب سے اول جناب مولوی شیر علی صاحب رہے - دوم پروفیسر عبداللطیف صاحب ایم اے (چٹاگانگ) سوم مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے - جس سوال کا جواب صحیح نہ ہوتا ممتحن اس کے سمجھنے کا موقع دیتے - روزانہ حاضری بھی لی جاتی - درس کے قلمبند کرنے کے لئے آٹھ دس آدمی مقرر کئے گئے تھے ؛

۳۱ اگست چونکہ آخری دن تھا - اور حضور نے سورہ توبہ پر درس کے ختم کرنے کا ارادہ فرمایا تھا - اسلئے صبح ۶ بجے سے ۱۲ بجے تک اور پھر ظہر کی نماز کے بعد درس شروع ہو گیا - اور عصر کی نماز کے بعد بھی ہوا - درس کے ختم ہونے پر حضور نے کھڑے ہو کر ایک مختصر سی تقریر فرمائی - جو انشاء اللہ آئندہ درج کی جائیگی - اور پھر دعا فرمائی - مسجلین کے لئے دعا بھی حضور نے خاص طور پر کی - پون گھنٹے کے قریب بڑے الحاح کے ساتھ دعا ہوتی رہی - جو مغرب کے قریب ختم ہوئی - دوسرے دن حضور نے تمام بیرونی مسجلین اور بعض مقامی اصحاب کی دعوت فرمائی - اور روحانی کھانے کے ساتھ جسمانی کھانا بھی جو خدام کے لئے تبرک کی حیثیت رکھتا ہے مرحمت فرمایا - جزاہم اللہ احسن الجزاء - بیرونی مسجلین پر حضور کی یہ خاص عنایات ان کے لئے نہایت فخر اور خوشی کا موجب ہیں ؛

انہی ایام میں جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے اپنے لیکچروں کا نہایت ہی مفید سلسلہ کئی دن تک جاری رکھا - جو اسلام اور احمدیت کے بڑے بڑے مسائل کے علاوہ آریوں اور عیسائیوں کے عقائد پر بھی ہوتے اور جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب بڑی محنت سے احباب کو صرف و نحو پڑھاتے رہے ؛

مدراس ہائیکورٹ کا فیصلہ

احمدی ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا

ملابار میں ایک احمدی کی عورت کا نکاح غیر احمدیوں نے دوسری جگہ پڑھا دیا - اس پر مقدمہ دائر کیا گیا - لیکن سشن جج نے عورت اور دیگر ملزمین کو بری کر دیا - اس کے متعلق مدراس ہائیکورٹ میں نظر ثانی کی درخواست کی گئی اور ہمارے سلسلہ کے نہایت قابل اور لائق بیرسٹر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب لاہور پیروی کے لئے مدراس تشریف لیگئے - چند دن ہوئے اخبارات میں مدراس کی تار شائع ہوئی - جس میں اس مقدمہ پر بحث کرنے اور فیصلہ کے محفوظ رہنے کا ذکر تھا - اس کی بناء پر پیغام نے ایک مضمون لکھ کر ہمارے خلاف اثر ڈالنا چاہا - اور نہ صرف پیغام نے بلکہ مولوی محمد علی صاحب نے بھی اسی بارے میں غیر احمدی اخبارات میں ایک فتویٰ شائع کرایا - اور غیر احمدیوں کو ہمارے خلاف اشتعال دلانے کے لئے وہی حربہ چلایا - جسے وہ بہت کارآمد سمجھتے ہیں یعنی یہ کہ قادیان والے غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے ہیں اور ہم نہیں سمجھتے -

مدراس ہائیکورٹ کے ججوں پر پیغام اور اس کے امیر کی تحریر کا جو اثر پڑ سکتا ہے - اسے ہر ایک عقلمند خوب اچھی طرح جانتا ہے اور غالباً "مولوی محمد علی صاحب خود بھی اس سے ناواقف نہیں ہونگے - لیکن باوجود اس کے ان کا ہمارے خلاف نیش زنی کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہماری عداوت اور دشمنی میں کس قدر بڑھ گئے ہیں - نہ معلوم مذکورہ بالا مقدمہ کے متعلق حسب ذیل تار پڑھ کر ان کے قلوب پر کیسی بجلی گریگی - اور ان کی مجلس کتنے دن ماتم گاہ بنی رہیگی -

"مدراس - ۳۰ اگست آج ہائیکورٹ نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنایا جس میں ایک احمدی موپلہ نے سشن جج ملابار کے حکم کے خلاف اپیل کی تھی - جس نے اس کی بیوی کو دو شوہر کرنے کے جرم سے بری کیا تھا - واقعہ یہ ہے کہ مدعی کی بیوی نے مدعی کے احمدی ہو جانے پر دوسری شادی کر لی - سشن جج نے فیصلہ کیا - کہ جب ایک مسلمان احمدی ہو جاتا ہے - تو وہ اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے - اسلئے اس کی بیوی کو دوسری شادی کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے - ہائیکورٹ میں کہا گیا کہ احمدی بھی مسلمان ہیں - کیونکہ وہ بھی حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت اور خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتے ہیں - فاضل ججان نے کہا کہ احمدی اسلام کا ایک اصلاح شدہ فرقہ ہے وہ قرآن کریم کو اپنی الہامی کتاب مانتے ہیں - اور یہ کہنا ناجائز ہے - کہ وہ مرتدین عن الاسلام ہیں - اسلئے ہائیکورٹ نے عورت کی بریت کے فیصلہ کو منسوخ کر دیا - مگر حالات مقدمہ کی رو سے دوسرا مقدمہ غیر ضروری قرار دیا"

اس مقدمہ کے مفصل حالات انشاء اللہ جناب ناظر صاحب امور عامہ کی طرف سے موصول ہونے پر شائع کئے جائینگے -

جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر کو اس مقدمہ کی کامیابی کے لئے ہم خاص طور پر مبارکباد کہتے ہیں - خدا تعالیٰ ان کی خدمات کو" جو محض رضاء الٰہی کے لئے ہیں قبول فرمائے اور جزائے خیر دے"

باہتمام ... عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۲۲ء

مسئلہ توجہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے پاکیزہ خیالات

صوفیا کہلانے والوں میں توجہ کا جو طریق ہوتا ہے اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک مجلس میں حسب ذیل خیالات ظاہر فرمائے:۔

اگر اس توجہ کا تعلق روحانیت سے ہوتا۔ تو یہ نہ ہوتا۔ کہ توجہ ڈالنے والے جوں جوں بوڑھے ہوتے ان کی توجہ کا اثر کم ہوتا جاتا۔ بلکہ چاہیئے تھا۔ کہ اور زیادہ ہوتا۔ کیونکہ مومن کا روحانیت میں ہر قدم آگے ہوتا ہے اور دوسرا دن پہلے دن کی نسبت اور زیادہ ترقی کا ہوتا ہے۔ انبیاء اور ان لوگوں میں یہ بھی ایک فرق ہوتا ہے کہ انبیاء کی جوں جوں عمر گذرتی ہے۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ترقی کرتا جاتا ہے۔ مگر ان لوگوں کی توجہ میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ اور جب جسمانی طور سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ تو پھر خود توجہ نہیں ڈال سکتے۔ بلکہ شاگردوں کو کہتے ہیں۔ کہ تم ڈالو۔ مگر انبیاء کی جسمانی کمزوری کے ساتھ روحانی طاقت بڑھتی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ہی دیکھ لو ابتداء میں آپ کو کبھی کبھی کوئی الہام ہوتا تھا۔ پھر روزانہ ہونے لگے۔ اور آخر ایک دن میں کئی کئی الہام ہوتے یہ ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ جوں جوں آپ کی عمر زیادہ ہوتی گئی۔ جسمانی قویٰ کمزور ہوتے گئے مگر آپ کی روحانیت بڑھتی گئی۔

میں تو خدا تعالیٰ کے کلام کی مثال ہوائی تار کی طرح سمجھتا ہوں۔ جس طرح ہوا میں لہریں ہر وقت چلتی رہتی ہیں۔ اسی طرح خدا کا کلام بھی ہر وقت ہوتا رہتا ہے۔ اور جس طرح ہوائی لہریں اسی جگہ سنی اور سمجھی جاتی ہیں جہاں ان کے سمجھنے کا آلہ ہوتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کا کلام بھی وہی سمجھ سکتا ہے۔ جس میں اس کے سمجھنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جس میں اس کے سمجھنے کا آلہ لگایا جاتا ہے۔ آگے جیسی جیسی کسی میں قابلیت ہوتی ہے۔ اس کے مطابق وہ کم یا زیادہ خدا کا کلام سن سکتا ہے۔ اور یہ استعداد کم و بیش سب انسانوں میں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کافر اور فاسق کو بھی سچی خواب آجاتی ہے۔ یعنی اس میں جب ایسی حالت اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا کا کلام سن سکے۔ تو خدا تعالیٰ کا کلام جو ہر وقت ہو رہا ہے وہ بھی سن لیتا ہے۔ اور کہا تو یہ جاتا ہے۔ کہ کافر اور فاسق کو سچی خواب آگئی۔ لیکن دراصل جس وقت اسے سچی خواب آتی ہے۔ اسوقت اسپر مومن کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔

اس سے خدا کے کلام کے مخلوق ہونے یا نہ ہونے کی بحث بھی حل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس لحاظ سے تو خدا کا کلام غیر مخلوق ہے۔ کہ ہر وقت جاری ہے۔ اور جس طرح خدا ازلی ابدی ہے۔ اسی طرح اس کا کلام بھی ازلی ہے اور جس طرح اس کی اور کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ اسی طرح کلام کرنے کی صفت بھی ایک لمحہ کے لئے معطل نہیں ہوتی۔ لیکن اس لحاظ سے اسے مخلوق کہا جا سکتا ہے کہ اس کلام کے سننے کا آلہ یعنی قابلیت خدا تعالیٰ لوگوں میں پیدا کرتا ہے۔ اور وہ خدا کا کلام سننے لگ جاتے ہیں اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ خدا پہلے کلام نہیں کرتا۔ اور جب کسی کو الہام ہوتا ہے۔ اسی وقت کرتا ہے۔ بلکہ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے ہوا میں خوشبو تو پھیلی ہوئی ہے مگر کسی کا ناک بند ہونے کی وجہ سے اسے نہ آتی ہو اور جب ناک کھل جائے۔ تو آنے لگ جائے۔ ناک کے کھلنے پر یہ نہیں کہا جائیگا۔ کہ خوشبو اب پیدا ہوئی ہے۔ بلکہ یہ کہا جائیگا کہ خوشبو تو پہلے سے موجود تھی۔ ناک میں اُسے معلوم کرنے کی قوت اب پیدا ہوئی ہے۔ اسی طرح خدا کا کلام تو ہر وقت ہو رہا ہے۔ لیکن سُنا اسی وقت جاتا ہے۔ جب اسکے سننے کی قابلیت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور انسان اس بات کے پیدا کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور اسی لحاظ سے خدا تعالیٰ رب العالمین ہو سکتا ہے کہ اس کا یہ فیض عام ہو کہ جو بھی اس کے حصول کے لئے کوشش کرے۔ وہ حاصل کر سکے۔ اور جس قدر کوشش کرے اسی قدر زیادہ حاصل کر سکے۔ پس صفت رب العالمین کے ماتحت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہر وقت اور ہر ایک کے لئے آواز آتی ہے کہ لے لو۔ لے لو۔ اسپر جو ہاتھ بڑھاتا ہے اور کہتا ہے مجھے دیجئے۔ اس کو مل جاتا ہے۔ ابوجہل اس نعمت سے کیوں محروم رہا۔ اسی لئے کہ اس نے کوشش نہ کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ نعمت کیوں سب سے زیادہ ملی اسی لئے کہ آپ نے سب سے زیادہ اس کے حصول کے لئے کوشش کی۔ پس خدا تعالیٰ چونکہ رب العالمین ہے۔ اسلئے ہر ایک کے لئے اس نے موقع رکھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی چونکہ غیرت بھی رکھتا ہے۔ اسلئے چاہتا ہے۔ کہ بندہ پہلے ہاتھ بڑھائے۔ اور پھر میں اپنی نعمت کا دروازہ اسپر کھولوں۔ چنانچہ حدیث میں یہ جو آتا ہے کہ جب بندہ خدا کی طرف ایک قدم بڑھتا ہے تو خدا دس قدم اس کی طرف بڑھتا ہے۔ اور جب بندہ چل کر اس کی طرف جاتا ہے۔ تو خدا دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ اگر پہلے انسان کوشش کرے۔ تو پھر خدا تعالیٰ اسپر انعام کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ لیکن اگر بندہ ہی توجہ نہ کرے۔ تو خدا کہتا ہے۔ یہ بندہ ہو کر آگے نہیں بڑھتا۔ تو میں خدا ہو کر اس کی طرف کیوں بڑھوں۔ اسوقت خدا تعالیٰ اپنی غیرت اور استغناء دکھاتا ہے۔

مولوی غلام احمد صاحب اختر (ساکن اوچ) نے ذکر کیا کہ ۱۹۱۲ء کے سالانہ جلسہ پر جب میں آیا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کے مزار پر جا کر توجہ کی۔ مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ مگر میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ توجہ ڈالنے کا یہ طریق محفوظ نہیں ہے۔ کیونکہ اسمیں توجہ ڈالنے والے کے جذبات اور خیالات کا اثر اس شکل پر پڑتا ہے۔ جو سامنے نظر آئے۔ اور محفوظ اور اچھا موقع توجہ کرنے کا نماز ہے۔ ادھر یہ خیال میرے دل میں آیا۔ اور ادھر باغ میں ہی کسی نے اذان دی میں مراقبہ توڑ کر نماز میں شامل ہو گیا۔ اور نماز میں مراقبہ کیا۔ جیسا سرور اور لذت مجھے اس نماز میں آئی۔ ایسی کبھی پہلے نہ آئی تھی۔ اور وہ خاص ہی نماز تھی۔ جو میں نے پڑھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے دن جب اعلان ہوا کہ جو لوگ جانیوالے ہیں وہ حضرت خلیفہ اول سے معانقہ کر لیں تو میں بھی آگے بڑھا لیکن جب مصافحہ کرنے لگا تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا میں آپکو جانے کی اجازت نہیں دیتا۔ پھر ٹھہر گیا۔ آپ مجھے الگ ایک کمرہ میں لیگئے۔ اور باتوں باتوں میں فرمایا بڑا صوفی ہوں خوب مراقبے جانتا ہوں۔ اور وہابی بھی ہوں میرا تجربہ ہے کہ اصل مراقبہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

میں نے اسوقت تو کچھ نہ کہا۔ مگر گھر پہنچ کر خط بھیجا جس میں لکھا کہ مراقبہ کے متعلق آپ نے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا اس کا تجربہ مجھے حضور کے ارشاد فرمانے سے ایک ہی دن قبل ہوا تھا۔ اور پھر میں نے ساری کیفیت بیان کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی توجہ کے حصول کا حقیقت نماز ہی ہے۔ کیونکہ یوں مراقبہ کرنے پر تو صرف یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ ڈالتا ہے۔ مگر نماز میں ایسی حالت ہوتی ہے کہ انسان خدا کی طرف توجہ کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی سمجھتا ہے کہ خدا اس کے سامنے موجود ہے اور اسکی طرف دیکھ رہا ہے۔ اور جب وہ جس کی طرف توجہ کی جائے سامنے ہو تو زیادہ اثر ہوتا ہے۔

پھر اسکی یہ بھی وجہ ہے کہ جب آقا سامنے آجائے تو غلام اپنی جگہ نہیں بیٹھا رہتا۔ بلکہ آقا کے پاس چلا جاتا ہے اسی لحاظ سے جب نماز میں انسان ہوتا ہے۔ اور رسول کریم کی حدیث کے مطابق اسکی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ گویا وہ خدا کو سامنے دیکھ رہا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اسکے سامنے موجود ہے تو روح جسم سے علیحدہ ہو کر خدا تعالیٰ کے قرب میں چلی جاتی ہے ؛

پھر مراقبہ کی ایک اور صورت بھی ہے۔ انسان کے قلب کو خدا تعالیٰ نے آئینہ بنایا ہے جس میں اپنی خوبصورتی دیکھی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی کامل خوبصورتی کو کوئی اور دیکھ ہی نہیں سکتا۔ انسان تو خدا کی خوبصورتی کے کسی جزو کو ہی دیکھتا ہے۔ اسلئے انسان کے دل کے آئینہ میں خدا تعالیٰ اپنی خوبصورتی کو آپ دیکھتا ہے۔ اور جب وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو انسان بھی اسکو دیکھ لیتا ہے۔ اسکے متعلق چھوٹی عمر میں مجھے ایک رویا ہوئی تھی۔ جس میں نے دیکھا کہ میں کھڑا ہوں اور میرے ہاتھ میں آئینہ ہے۔ میں اسے ٹھیک کر کے بیان کر رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کا قلب آئینہ کی مانند بنایا ہے۔ اگر قلب صاف ہو۔ اور وہ اسمیں خدا کو دیکھے تو جس طرح خوبصورت عورت جو شیشے میں اپنی خوبصورتی دیکھتی ہے اگر دیکھے۔ کہ شیشہ خراب ہو گیا ہے۔ اور دیکھنے سے اسکی خوبصورتی کو بدنما دکھاتا ہے تو وہ اسے پھینک کر توڑ دیتی ہے اسی طرح انسان کے قلب پر بھی جب زنگ لگجاتا ہے۔ اور اس سے خدا نظر نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ بھی اسکو اسطرح چور چور کر دیتا ہے یہ کہکر میں نے وہ شیشہ جو میرے ہاتھ میں تھا پھینک دیا۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

تو انسان کا قلب خدا کے دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اور جتنا جتنا صاف اور شفاف ہوتا ہے۔ خدا زیادہ خوبصورت اور صاف نظر آتا ہے اور اگر خراب اور زنگ آلودہ ہوتا ہے۔ تو خدا نظر نہیں آتا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا ہے کہ جب میں کسی مجلس میں بیٹھتا ہوں تو ستر بار استغفار پڑھتا ہوں۔ اس کا مطلب لوگوں نے غلط سمجھ کر یہ خیال کیا ہے کہ گویا نعوذ باللہ آپ بھی گنہگار تھے۔ حالانکہ بات یہ ہے کہ رسول کریم اپنے متعلق استغفار نہ پڑھتے تھے۔ وجہ یہ کہ چونکہ آپ کا قلب بہت ہی صاف تھا اسلئے جب آپ مجلس میں بیٹھتے تو لوگوں کے جس قسم کے حالات ہوتے۔ ان کا اثر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا۔ اور جب کسی کا برا اثر آپ تک پہنچتا۔ تو آپ استغفار کرتے کہ اس میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ پھر جب دوسرے کا اثر پہنچتا تو پھر آپ استغفار کرتے۔ کیونکہ نبی کو اپنے پیروؤں کی اصلاح کا خیال ہوتا ہے۔ اور جب کسی میں کوئی کمزوری دیکھتا ہے تو اس کا دل دکھتا ہے۔ پس رسول کریم جو استغفار کرتے تھے وہ دوسروں کی حالت کی وجہ سے ہوتا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کر دے اور انکی کمزوریوں کو دور کر دے۔ اور ستر بار استغفار سے مراد کثرت سے استغفار کرنا ہے۔ کیونکہ ستر کا عدد عربی میں کثرت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ نہ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ گن کر آپ ستر دفعہ استغفار کرتے تھے ؛

آریہ مسافر دہلی

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ دہلی سے شائع ہونے لگا ہے۔ جسے خاص طور پر خط لکھ کر ہم نے اپنے ہاں منگوایا ہے۔ اس کا بہت زیادہ حصہ اسلام اور احمدیت کے خلاف مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگرچہ اسمیں کوئی ایسا اعتراض نہیں پیش کیا جاتا۔ جو آریہ سماج کی طرف سے پہلے نہ ہو چکا ہو۔ اور جس کا دندان شکن جواب نہ دیا جا چکا ہو۔ اور نہ اسمیں کوئی معقولیت پائی جاتی ہے۔ بلکہ یہ صرف بانی آریہ سماج سے بھی گالیوں کے حصہ میں نہیں بڑھایا۔ علاوہ ازیں بانی آریہ سماج کے اسلام کے خلاف لغو اعتراضات کا انجام پنڈت لیکھرام کی بے ہودہ سرائیوں کا نتیجہ اور آریہ مشن آگرہ کی اسلام کے خلاف کوششوں کا اثر جو کچھ ہوا۔ وہ آریوں کے لئے کافی عبرت آموز ہے۔ اور جب ان سے اسلام کا کچھ نہ بگڑ سکا اور انہیں اپنی کوششوں میں ناکام و نامراد رہنا پڑا۔ تو اب کسی اور کا سر نکالنا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اسلام کی مقدس تعلیم کو اس سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ آریہ مسافر کی بھی یہ حسرت باقی نہ رہنے دی جائے۔ کہ اسکی طرف کسی نے توجہ نہ کی۔ اور اس کے بوسیدہ اعتراضات پر کسی نے دھیان نہ دیا۔ البتہ ہم اس کی گالیوں۔ بدزبانیوں اور طعن و تشنیع کی طرف توجہ نہ کرینگے۔ کیونکہ اس بارے میں نہ ہم اسکا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور نہ اسلام ہمیں اس کی اجازت دیتا ہے۔

آریہ مسافر کے جواب میں انشاءاللہ آئندہ سلسلہ مضمون شائع ہونا شروع ہو گا ؛

آریہ مسافر کی سرکوبی کیلئے معاصر فاروق کی تیاری

معزز معاصر فاروق نے بھی آریہ مسافر دہلی کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کے لئے تیاری کی ہے۔ اور تمہیدی طور پر ۲۲ اگست ۲۳ء کے پرچہ میں ایک مضمون بھی شائع کیا ہے۔ لیکن اسی پرچہ میں اپنے ناظرین سے فاروق کے حجم کی کمی کو پیش کر کے مشورہ طلب کیا ہے کہ وہ "کیا یہ مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا جواب فاروق میں ہی شائع کیا جائے یا احمدی رسالہ کے ذریعہ ہوا ساتھ ساتھ نکلتا ہے"! ہمارے خیال میں اعتراضات کے جوابات کے لئے تو اخبار ہی موزوں ہے۔ کیونکہ غیر معین وقت پر شائع ہونیوالے رسالہ کی نسبت اخبار زیادہ ہاتھوں میں پہنچتا۔ اور کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ لیکن فاروق کا موجودہ حجم فی الواقعہ ناکافی ہے۔ اسلئے جہاں ہم یہ صلاح دیتے ہیں کہ اخبار کا حجم کم از کم بارہ صفحے کر دیا جائے۔ وہاں ہم جماعت کو فاروق کی خریداری کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں۔ کیونکہ جب تک خریداروں میں اضافہ نہ ہو۔ حجم میں اضافہ ناممکن ہے۔

ہمیں احباب کو چاہیئے کہ فاروق کی اشاعت میں خاص حصہ لیں۔ اور اسے جلد سے جلد مخالفین کے دندان شکن جواب دینے کے قابل بنا دیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

حقیقی موحد بنو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ اگست ۱۹۲۲ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

لوگوں کے مقاصد

دنیا میں مختلف لوگوں کی مختلف خواہشات ہوتی ہیں۔ کوئی مال کے حاصل کرنے کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ پھر مال کے حاصل کرنے کے مختلف ذرائع ہوتے ہیں۔ کوئی کوئی ذریعہ استعمال کرتا ہے کوئی کوئی۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ جو دنیا میں زمین کو پسند کرتے ہیں۔ ان کو دن رات اسی کی دھن لگی رہتی ہے۔ کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو عہدوں کا خیال ہوتا ہے۔ اور وہ دن رات افسروں کی خوشامدوں میں لگے رہتے ہیں۔ کچھ لوگ اس خیال کے ہوتے ہیں۔ کہ لوگ ان کو اچھا کہیں۔ کئی لوگ علم کا شوق رکھتے ہیں۔ اور نئی بات کے دریافت کرنے کی فکر میں ہوتے ہیں۔ کوئی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھنے کا شوق ہوتا ہے۔ ان کا یہی شغل ہوتا ہے۔ کہ جو کتاب اٹھائی پڑھنے لگے۔

مومن کا مقصد خدا ہونا چاہیئے

غرض مختلف مقاصد اور میدان ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ سب مقاصد کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ ہی بندوں کا مقصد بن جائے۔ خدا تعالےٰ چاہتا ہے اور سب کام چھوڑ دیں۔ اور اسی کو اپنا مقصد بنالیں

دنیا کو چھوڑ دو ورنہ وہ چھوڑا دی جائیگی

اس کے دو ذریعہ ہیں اول یہ کہ وہ چیزیں بندہ خود چھوڑ دے دوسرے یہ کہ بندہ ہی ان کو چھوڑ دے اور واقعہ میں یہی دو طریق ہیں۔ کہ ان کے ذریعہ خدا تعالےٰ ملتا ہے۔ اگر ایک انسان میں نیکی ہو تو وہ دنیا کو خود چھوڑ دیتا ہے۔ اور اگر اسمیں گند ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے دنیا چھوڑاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو نبی آتے ہیں۔ وہ بشارتیں بھی لاتے ہیں اور انذار بھی ۔بشارت ان کے لئے جو دنیا کو خود چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ڈراتے ان کو ہیں۔ جو دنیا کو خود نہیں چھوڑ سکتے۔ مصائب آتے ہیں۔ اور ان سے مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان خدا کی طرف متوجہ ہو۔ لیکن جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ اس لئے مصیبت نہیں ڈالتا۔ کہ ان کو ہلاک کرے۔ بلکہ اس لئے ان پر ابتلا لاتا ہے کہ دنیا کو دکھائے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں ہو کر دنیا سے الگ ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے انعام کے مستحق ہیں۔

اسلام میں رہبانیت نہیں

اسکا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ لوگ دنیا کے تارک اور راہب ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے۔ اسلام بتاتا ہے کہ دنیا میں ہو کر دنیا سے الگ رہو۔ اسلام یہ تعلیم نہیں دیتا کہ کوئی شخص اپنی تجارت کو تباہ کر دے اپنی زمینداری کو برباد کر دے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا رھبانیۃ فی الاسلام کہ انسان اپنے کار و بار کو چھوڑ کر ایک گوشہ میں چلا جائے۔ اسلامی طریق یہ ہے کہ دنیا میں رہکر دنیا سے الگ رہو۔ صحابہ میں اس کی نظیریں ملتی ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف۔ جو بہت بڑے صحابی تھے۔ اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ جنکو اس دنیا میں ہی جنت کی بشارت مل گئی تھی۔ وہ تجارت کیا کرتے تھے۔ جب فوت ہوئے تو کئی کروڑ روپیہ ان کے گھر سے نکلا۔ ان کی آمد کا یہ حال تھا کہ ایک ہزار روزانہ صدقہ کرتے تھے۔ مگر ان کا ذاتی ایک مہینہ کا بھی ایک ہزار خرچ نہ تھا۔ تو اسلام یہ نہیں کہتا کہ دنیا نہ کماؤ۔ بلکہ اس سے روکتا ہے کہ اس کو معبود بناؤ۔

جو خدا کے لئے نہ چھوڑا جائے وہ اس کا شریک ہے

ایک لطیفہ ہے تاریخوں والے لکھتے ہیں۔ اور میں اسکو لطیفہ ہی سمجھونگا۔ کہ حضرت امام حسن نے حضرت علی سے پوچھا کہ کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں پھر کہا کہ خدا سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت حسن نے کہا تو آپ مشرک ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں جہاں تمہاری محبت خدا کی محبت کے مقابلہ میں آئیگی تو تمہارا قتل ہی مجھپر اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ گو اس کو واقعہ بتایا گیا۔ مگر حضرت امام حسن حضرت علی کا علم میں مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ مگر خواہ کچھ ہو اس واقعہ میں صداقت ہے۔ کہ نیکی یہ ہے کہ دنیا میں ہو کر دین ہو۔ صحابہ کے متعلق کہیں نہیں ملتا۔ کہ انہوں نے کام چھوڑ دیا ہو۔ حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان تجارت کیا کرتے تھے۔ کہ میں زمینداری نہ تھی۔ جب ہجرت کر کے آئے تو تجارت ہی کیا کرتے تھے۔ حضرت علی مختلف کام کر لیا کرتے تھے۔ زمینداری بھی اور کبھی گھاس کاٹ لاتے۔ اور بیچ دیا کرتے تھے۔

خدا کی آواز سب سے مقدم ہے

یہ نہیں کہ دنیا کو چھوڑ دیا باوجود اس کے جب خدا کی آواز آئی۔ تو انہوں نے اپنے کام کی پروا نہیں کی اور خدا کی آواز پر دوڑ پڑے۔ خدا کی آواز پر قربانی تو کرنی ہی تھی۔ خدا کے رسول کی آواز پر بھی اسی طرح قربانی کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ فرما رہے تھے۔ اور کسی شخص کو آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ مسجد کے باہر حضرت عبداللہ بن مسعود آ رہے تھے وہ وہیں بیٹھ گئے۔ اور بیٹھے بیٹھے مسجد میں آئے۔ وہ لوگ اللہ کی آواز پر کان دھرتے تھے۔ اور رسول کی آواز پر بھی توجہ کرتے تھے۔ آج کل کے لوگ خواہ عبداللہ بن مسعود کو پاگل کہیں۔ لیکن ان کو اس بات کی پروا نہ تھی۔ کہ لوگ ان کو کیا سمجھتے ہیں۔ ان کو اس میں مزا آتا تھا کہ جو آنحضرت فرمائیں وہ اس کو مان لیں۔ جب تک کوئی شخص اللہ کی آواز پر دیوانہ نہ ہو جائے اس کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا۔ اسلام کہتا ہے مال کماؤ خوب کماؤ۔ تجارت کرو۔ خوب کرو۔ لیکن یہ نہ ہو کہ ان کاموں میں پڑ کر خدا کو بھلا دو۔ بیشک بیشک بڑھ جائیں مگر خدا کی آواز پر کان دھریں۔ زمین بڑھ جائیں بہت بڑھ جائیں۔ لیکن جب خدا کی طرف سے آواز آئے تو پھر اس کی پروا نہ کریں۔ اس وقت یہ خیال دل میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ آسکے۔ کہ اگر روپیہ بچ گیا۔ تو مربع خریدینگے۔ اگر اس وقت روپیہ کو اور زمین کو خدا پر مقدم کیا گیا۔ تو وہ خدا کا شریک ہوگا۔ اگر خدا کی آواز پر تجارت یا زراعت کو مقدم کیا گیا تو وہ بت ہوگا۔ اگر کوئی شخص جان خرچ کرنے سے ڈرے تو اس کی جان بت ہوگی۔ یاد رکھو کہ ہر ایک چیز جسکو انسان خدا کیلئے قربان نہیں کرسکتا۔ اسکو وہ خدا کا شریک بناتا ہے۔ جو شخص ہر ایک پیاری سے پیاری چیز کو خدا کے نام اور اس کے رسول اور خدا کے دین کی اشاعت میں لگانے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ وہ موحد نہیں ہوسکتا وہ مشرک ہے اور اسے شرک کو اپنے دل سے نکالنا چاہیئے۔ کیونکہ قربانی کے بغیر ترقی نہیں ہوسکتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ترقی کو جانے دو کہ یہ بھی ایک دنیاوی چیز ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ خدا بھی نہیں مل سکتا جب تک قربانی نہ کی جائے۔

جماعت کے زمیندار آگاہ ہوں

آج جانی قربانی کا موقع نہیں لیکن پچھلے دنوں ایک ایک مہینہ کی آمد کا دین کے لئے مطالبہ کیا گیا تھا۔ مگر اس میں زمیندار قلیل ہوگئے۔ دوسرے لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کرکے یعنی ملازموں اور تجارت پیشہ لوگوں نے اپنی ایک ایک ماہ کی آمد دی۔ مگر زمینداروں نے بالعموم اس میں کم حصہ لیا۔ اور عذر یہ کیا کہ اس دفعہ غلہ سستا ہوگیا۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ جو نرخ غلہ کا پچھلے دنوں میں بوجہ قحط سالی کے رہا ہے۔ وہ اب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ قاعدہ نہیں۔ کہ ہمیشہ قحط رہے۔ یہ ایک عارضی بات تھی لیکن افسوس ہے کہ لوگ اس کی وجہ سے ثواب سے محروم رہے۔ یہاں کے زمینداروں کے متعلق مجھکو معلوم نہیں باہر کے زمینداروں کا حال مجھکو معلوم ہے۔ اس خطبہ میں ان کو متوجہ کرتا ہوں اسکا یہ مطلب نہیں کہ اور لوگوں نے اپنا فرض مکمل طور پر ادا کردیا ان میں بھی بعض نے توجہ نہیں کی۔ علاوہ ازیں کئی لوگ ہیں جو نماز باقاعدہ نہیں پڑھتے ان کے اخلاق حسنہ میں کمی ہے۔ کئی ہیں جو تبلیغ میں سست ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اور ہر ایک شرک کی بات سے بچائے۔ کیونکہ ہر ایک چیز جو خدا کی راہ میں مقدم کی جاتی ہے خواہ وہ کتنی ہی حقیر ہو۔ خدا کی شریک بنائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سمجھنے اور شرک سے بچنے اور نیکی اور تقویٰ کی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔

آگرہ میں آریہ سماجیوں کا مباحثہ

حکیم ڈاکٹر احمد حسین صاحب مبلغ تبلیغی دورہ کیلئے آگرہ آئے جو بہار دکن برار جائیں۔ گجرات۔ کاٹھیاواڑ۔ جائینگے۔ آگرہ وہ جگہ ہے جہاں سوامی دیانند صاحب کے قدم سب سے پہلے آئے۔ اسی کے قرب وجوار میں وہ بستی ہے۔ جہاں سوامی جی کے گرو سوامی ورجانند صاحب ہوئے ہیں۔ انجمن احمدیہ آگرہ اور آریہ سماج آگرہ کے درمیان جس مباحثہ کی گفت وشنید آج چند روز سے ہو رہی تھی۔ اور جس کی شرائط طے کرنے میں بہت سا وقت سماج مذکور کے عہدہ داروں نے صرف کیا۔ آخر اس کے واسطے ۲۰ و ۲۱ اگست سنہ ۲۲ء یعنی اتوار و پیر دو یوم مقرر ہوئے۔ مضامین یہ تھے۔ کیا آریہ دھرم عالمگیر دھرم ہے اور کیا اسلام عالمگیر دین ہے۔ اس کے لئے کہا گیا کہ مدعی کی پہلی تقریر کم از کم ایک گھنٹہ ہو جسمیں وہ اپنے مذہب کے عالمگیر ہونے کا ثبوت دے۔ مگر سماج نے اس شرط کو نہ ماننا تھا نہ مانا۔ انہوں نے اسی پر زور دیا کہ پہلے روز احمدیہ جماعت کا نمائندہ اعتراض کرے۔ باوجودیکہ سمجھایا گیا تھا۔ کہ مدعی کو دعویٰ کا ثابت کرنا ضروری ہے۔ سماج کے ممبر پہلے تو اسی پر زور دیتے رہے کہ وقت پانچ پانچ منٹ ہو اور جب زور دیا گیا۔ تو دس دس منٹ مقرر ہوئے مگر بعد ازاں نامعلوم سماج کے دل میں کیا آیا۔ کہ اس نے خود ہی مقرر کردیا۔ کہ پہلی تقریر بیس بیس منٹ کی اور باقی دس دس منٹ کی ہو۔ مگر اس امر کو تسلیم نہ کیا کہ مدعی اپنے دعویٰ کو خود ثابت کرے۔ کیونکہ اسمیں سماج کو ایک مشکل کا سامنا تھا۔ سماج نے دہلی سے پنڈت رام چندر صاحب کو بلایا تھا۔ جو ان کی طرف سے مناظر مقرر ہوئے۔ اور ہماری طرف سے حکیم صاحب مذکور تھے۔ حکیم صاحب نے پہلے روز ویدوں اور آریہ سماج کی مستند پستکوں کے حوالہ سے بتلا کر دیا کہ مکمل الہامی کتاب نہیں کیونکہ اسمیں حرام وحلال مسئلہ وراثت قانون شادی وغیرہ موجود نہیں۔ یہ بھی تحریر نہیں کہ ماں بیٹی بہن حرام ہے۔ وہ دعویٰ بھی نہیں کرتا کہ وہ چاروں ملکر کامل خدا کا ابتدائی الہام ہے۔ وہ ابتدائے سرشٹی کی کتاب نہیں۔ وہ تین ہی چار نہیں۔ وہ محفوظ بھی نہیں اور نہ وہ حاملان وید کو پاک و معصوم ثابت کرتا ہے۔ ان میں اختلاف کثیر ہے۔ وہ صفات الٰہیہ کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اسمیں پاکیزگی کی تعلیم نہیں اور وہ تمام ممالک اور دنیا کے رہنے والوں کو ملیچھ راکشش وغیرہ کہکر دنیا میں نفرت پھیلاتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ عالمگیر نہیں۔ حکیم صاحب نے آریہ سماج کے ہی مقرر کردہ معیاروں سے یہ تمام امور ثابت کئے۔ اور مستند کتابوں کے حوالوں سے یہ بتلایا گیا۔ اس کا اثر وہی ہوا جو ہوا کرتا ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ دوسرے روز پنڈت رام چندر صاحب دہلوی معترض ہوئے۔ جنہوں نے وہی غلط معیار پیش کئے۔ جو وہ ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں۔ اور جن کے سچے ہونے کا ثبوت نہ تو وید سے وہ بتا سکتے تھے اور نہ قانون قدرت سے حکیم صاحب نے انکو قانون قدرت کی مثالوں سے غلط ثابت کرکے بتلایا۔ اور قرآن مجید سے صحیح اصول بتائے۔ ازاں بعد آپ نے دلائل عقلیہ سے جنکو قرآن مجید نے خود پیش کیا ہے۔ اسلام کو عالمگیر دین ثابت کیا۔ نیز پنڈت رام چندر صاحب کے قریباً ہر ایک اعتراض کا جو انہوں نے اسلام پر کیا جواب دیا پہلے دن کے مباحثہ میں قریب پانچسو کا مجمع تھا۔ اور حکیم صاحب نے پنڈت صاحب کا منہ بند کیا تھا جسکی ہندو مسلم ہر دو نے بیک زبان ہو کر گواہی دی کہ پنڈت رام چندر صاحب سے کوئی جواب نہیں بن پڑا اسی وجہ سے دوسرے روز مباحثہ میں قریباً ڈیڑھ ہزار کا مجمع ہوا۔ مگر دوسرے روز حکیم صاحب بجائے اس کے کہ اعتراضات کا جواب دیں۔ انہوں نے قریباً سارا وقت معیاروں کے طے کرنے میں اور آنحضرت صلعم کے اخلاق حسنہ کے بیان کرنے میں صرف کیا۔

الحمد للہ کہ ہمیں بحیثیت مجموعی کامیابی نصیب ہوئی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آریہ سماج نے مباحثہ کے اثر کو زائل کرنے کے لئے مناظرہ کے خاتمہ پر اعلان کیا کہ دوسرے روز پنڈت رام چندر صاحب کی تقریر ہوگی۔

اقبال محمد خاں سکرٹری انجمن احمدیہ ہاگر آگرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

100

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ (ایڈیٹر الفضل)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت دیوانی باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

عبداللہ ولد الٰہی بخش قوم نیاریہ ساکن علیا آباد تحصیل ظفروال مدعی

بنام

سدھا ولد ہرنام داس قوم زرگر ساکن ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ حال چک نمبر ۳۳۲ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ ۵۱ روپے ہی

بنام سدھا ولد ہرنام داس قوم زرگر ساکن ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ حال چک نمبر ۳۳۲ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۲۶ کو حاضر آکر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی

آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست ۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

دستخط افسر — مہر عدالت

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال مقام نارووال

باغ علی ولد فضل الٰہی قوم شیخ خوجہ ساکن نارووال مدعی

بنام

وزیرا ولد بھاگ و جیون ولد وزیرا قوم جھنگڑ ساکنان وزیر پور تحصیل ظفروال مدعا علیہم

دعویٰ تین سو اٹھارہ روپیہ ۳۱۸ روپے ہی

بنام وزیرا ولد بھاگ و جیون ولد وزیرا قوم جھنگڑ ساکنان وزیر پور تحصیل ظفروال

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۳۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ آج بتاریخ ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔ دستخط افسر

مہر عدالت

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور و معروف ہر دلعزیز خضاب البیاض مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار و بیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرماویں۔ ہم بفضلہ رنگوں کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بےنظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اونس معہ برش ۹ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔

احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے

پتہ — **منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان**

ضرورت

میرے ایک مکرم دوست جو احمدی ہیں۔ پلٹن میں ٹیلر ماسٹر ہیں۔ عمر تقریباً ۲۲ سال ہے۔ ماہواری آمدنی مبلغ ۸۰۔۔۹۰ روپیہ ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ ان کیلئے ایک احمدی شریف بیوی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت کا پتہ

غلام نبی ٹیلر ماسٹر معمول کور ۲ کمپنی لنڈی کوتل افغانستان

سورہ نور وہ سورۃ ہے جسمیں عورتوں کے متعلق خاص احکام بیان ہوئے ہیں۔ چونکہ ان سے ناواقفیت عورتوں کو دین و دنیا میں تباہ کر دیتی ہے اور ان پر عمل کرنے سے عورت خاوند کیلئے باعث سکینت اور تسکین

عورتوں کیلئے

نجات کی راہ بتاتی ہے

اس لئے احباب کو چاہئے کہ سورہ نور کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ ان کو پڑھائیں۔ قیمت ۸/۔ تفسیر القرآن پارہ ۲۸ فرمودہ حضرت خلیفہ ثانی ۸/۔ احسانات مسیح موعودؑ ۱/۔ صداقت مسیح موعودؑ ۲/۔

دفتر ایڈیٹر الفضل قادیان

اکسیر جنین خزینۂ فضل

کیا آپ پیارے بچے چاہتے ہیں۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور فائدہ خلق اللہ کیلئے اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ ہر انسان حکیم الامتہ مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کا وہ مجرب المجرب نسخہ پورے طور پر طیار کیا ہے۔ جس سے کئی گھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں جو

پیارے بچوں سے خالی تھے

یہ وہ گھر ہیں۔ جو اسقاط حمل کی وجہ سے یعنی اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ یا جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دے کر راہ دارالبقا لے لیتے تھے۔ یا جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا مردہ پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے پیچھے صدمے سہتے سہتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی گھر بامراد ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ آپ بھی خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور ان گولیوں کا استعمال کرائیں۔ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کریں۔ ان کے فوائد کے لحاظ سے قیمت بہت کم ہے۔ تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھائے قیمت فی تولہ ۱۲ ایام حمل و رضاعت کیلئے ۶ تولہ گولیاں کافی ہیں۔ یکدم منگانے والے کو محصولڈاک معاف۔

نظام جان منیجر دوائی خانہ خیر خواہ مریضاں قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشمیر

مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ ہر ایک چیز ایجنسی ہذا سے طلب فرماویں۔ پٹو۔ لوئیاں۔ دھسے۔ بست اسلاجیت فی سیر ۵ اور ہر ایک اشیاء منگانے کے لئے ہمراہ رقم سالم یا کچھ حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ فوٹو حضرت عیسیٰؑ کی قبر کا۔ فی ۱۰ ار

خاکسار

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی

سرینگر زینہ کدل کشمیر

پیٹ کی جھاڑو ۲؎

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے۔ آپنے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک اسکو استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے۔ کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کے لئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوئنزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس لئے کم از کم یکصد گولیاں احباب کے پاس ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ معہ محصولڈاک عہ

سید عبداللہ عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

خوشخبری ۳؎

مدت سے ہمارے احباب کی خواہش تھی کہ موجودہ مشین سے بڑی اور خوبصورت طیار کیجئے۔

اب ہم نے موجودہ مشین سے دگنی پیتل کی خوبصورت پرزے مختصر و مضبوط معہ پرزہ کہ جہاں مرضی ہو چیاں کرکے کام لیں تیار کی ہے۔ سوراخ چھلنی ۲۰ ہیں ساٹھ منٹ میں ایک بچہ سویاں نکل سکتی ہیں۔ وزن ۵ سیر قیمت صرف ۵؎ علاوہ محصولڈاک ہمراہ آرڈر ۸ پیشگی آنا ضروری ہے۔

نوٹ۔ موجودہ مشین آہنی بغیر پرزہ سوراخ چھلنی ۹۰ قیمت ۳؎

فضل کریم۔ عبدالکریم قادیان

ہندوستان کی خبریں

مسٹر گاندھی کی رہائی کے لئے درخواست شملہ۔ ۲۹ اگست۔ لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ کو مسٹر کبیر الدین کی طرف سے ایک ریزولیوشن کے متعلق نوٹس موصول ہوا ہے۔ جس میں التجا کی گئی ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کو رہا کیا جائے۔ گذشتہ اجلاس دہلی میں اس ممبر نے دو دفعہ علی برادران کی رہائی کے ریزولیوشن کا نوٹس دیا تھا لیکن ریزولیوشن پیش نہیں کیے گئے تھے۔

صوبجات متحدہ کا گورنر شملہ۔ ۲۹ اگست۔ سر ولیم میرس گورنر آسام سر ہارکورٹ بٹلر کی جگہ صوبجات متحدہ کے گورنر مقرر کئے گئے ہیں۔

دو مسلمان لڑکیاں گریجوایٹ کلکتہ۔ ۲۵ اگست۔ مس سکینہ فرخ سلطان امتحان بی۔ اے میں کامیاب ہوئیں۔ آپ نے زبان انگریزی میں درجہ اول کا اعزاز حاصل کیا۔ اور ان کی بڑی ہمشیرہ بیگم سلطانہ بی۔ ایل کے امتحان ابتدائی میں سب سے اول رہیں۔ رومن قانون اور دھرم شاستر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے۔

ریاست نابھہ کے قانونی مشیر شملہ۔ ۲۹ اگست۔ مہاراجہ صاحب نابھہ نے مسٹر سید حسن امام بیرسٹرایٹ لا اور مسٹر سید عبدالسمیع بیرسٹرایٹ لا پٹنہ کو ریاست نابھہ کا قانونی مشیر مقرر کیا ہے۔

گورو کے باغ میں اکالیوں کی گرفتاری اکالیوں نے گوردوارہ گرو کا باغ (متعلق امرتسر) پر قبضہ کرکے مہنت کی مرضی کے خلاف درخت کاٹنے شروع کر دیے۔ اسپر ان کو پولیس کی طرف سے متنبہ کیا گیا۔ مگر انہوں نے امتناعی حکم کی پرواہ نہ کی وہاں پر فساد بھی ہوئے جن میں کچھ اکالیوں کو ضربات پہنچیں گرفتاریاں بھی ہوئیں۔ اور گورنمنٹ نے بہت سے سرگردہ اکالیوں کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ اور مقدمہ شروع ہو گیا ہے۔

آنریبل میاں فضل حسین کی تائید میں جلسہ ۳۰ اگست مسلمانان لاہور کا ایک عام جلسہ وزیر تعلیم کی تائید کرنے

غیر ممالک کی خبریں

دنیا بھر میں عظیم الشان پرواز ٹیورن۔ ۲۷ اگست۔ اٹالیہ کے مشہور ہوا باز برنیک پا پانے ایک پیمائش شدہ فاصلہ پر پرواز دکھائی۔ ۲۱۰ میل فی گھنٹہ رفتار سے اڑا۔ دنیا میں اب تک اس سے زیادہ کوئی نہیں اڑ سکا۔

مارک کی قیمت لندن۔ ۲۸ اگست۔ لندن میں مارک کا تبادلہ ۷،۵۰۰ فی پونڈ کی شرح پر ختم ہوا۔

فلسطین کی عرب کانگریس کی تجاویز بیت المقدس۔ ۲۷ اگست نابلوس میں عرب کانگریس کا جلسہ ہوا جسمیں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ کانگریس فلسطین میں مجوزہ نظام حکومت کی مخالفت کریگی۔ جائز طریقوں سے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کریگی۔ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن تسلیم کرنے سے انکار کریگی۔ اور یہودی نوآبادکاروں کی مخالفت کریگی۔

ترکوں کی فتوحات قسطنطنیہ۔ ۲۷ اگست ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اناطولیہ میں از سر نو جنگی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ ۱۹ اگست کو ترکان احرار نے ضلع میاندریس اور نانجی کی فوجی چوکی سے یونانیوں کے پاؤں اکھاڑ دیئے تھے۔ یہ ترکان احرار کے جارحانہ حملہ کی تمہید ہے۔

عدالت میں شیر خوار بچہ بحیثیت گواہ ولایت میں ایک دلچسپ مقدمہ طلاق کی سماعت ہو رہی ہے جسکا عجیب پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں ایک شیرخوار بچہ کو بھی بطور گواہ پیش کیا گیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ لارڈ ایمپتھل کے بیٹے کو اپنی بیوی کی عصمت پر شبہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ لڑکا جو اس کے بطن سے پیدا ہوا میرا نہیں۔ اس عذر پر وہ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے۔ مگر یہ بیان نہیں کر سکتا۔ کہ اسکو ناجائز تعلق کس غیر مرد سے رہا ہے۔ بچہ کو جیوری کے سامنے